فتاویٰ امن پوری (قسط ۹۳)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): شوہر نے بیوی کو گھر سے نکال دیا، پھر ایک ماہ بعد کسی سے کہا کہ ''جب بیوی کو گھر سے نکال چکا، تو اسے طلاق ہے۔'' طلاق کب ہوئی؟

(جواب): جب شوہر نے بیوی کو گھر سے نکالا، اس وقت طلاق نہیں ہوئی، بلکہ ایک ماہ بعد جب طلاق کا کہا، اس وقت طلاق ہوئی اور اسی وقت سے عورت عدت شمار کرے گی۔

(سوال): شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''میں تجھے طلاق دیتا ہوں۔''، بعد میں کہا کہ طلاق سے میری مراد کچھ اور تھی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): جب طلاق کے صریح الفاظ بولے جائیں، تو اس میں دوسری مراد لینا جائز نہیں، لہٰذا مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی، نیت یا مراد کا کچھ اعتبار نہ ہوگا۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثَلَاثٌ جَدُّهُنَّ جَدٌّ، وَهَزْلُهُنَّ جَدٌّ؛ النِّكَاحُ، وَالطَّلَاقُ، وَالرَّجْعَةُ .

''تین چیزوں کی حقیقت تو حقیقت ہے ہی، ان کا مذاق بھی حقیقت ہے؛

۱۔ نکاح ۲۔ طلاق ۳۔ رجوع۔''

(سنن أبي داود : 2194، سنن التّرمذي : 1225، سنن ابن ماجه : 2039، شرح مَعاني الآثار للطّحاوي : 58/2، سنن الدّارقطني : 256/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن غریب''، امام ابن جارود رحمہ اللہ (۷۱۲) نے

''صحیح''اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱۹۲/۲) نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

(سوال): باپ نے بیٹے سے کہا کہ بیوی کو طلاق دے دو، بیٹے نے انکار کر دیا، پھر باپ نے دھمکایا کہ اگر طلاق نہیں دو گے، تو گھر سے نکال دوں گا، تو اس ڈر سے بیٹے نے بیوی کو طلاق دے دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق واقع ہو گئی، یہ ایسا جبر نہیں کہ جس سے طلاق واقع نہ ہو، جبری طلاق تب ہوتی ہے، جب جان کا خطرہ ہو۔ مگر یہاں محض گھر سے نکل جانے کا خوف ہے، تو اس صورت میں دی گئی طلاق جبری طلاق شمار نہ ہوگی، لہٰذا یہ طلاق نافذ ہے۔

(سوال): شوہر طلاق کا اقرار کرے، مگر لوگوں کے دباؤ سے سکوت اختیار کرے، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں طلاق ہو چکی ہے، کیونکہ صاحب معاملہ خود اقرار کر رہا ہے، اب اگر کسی کے دباؤ پر سکوت اختیار کرتا ہے، تو اس کا اعتبار نہ ہوگا۔

(سوال): غصہ میں طلاق دی، اب یہ یاد نہیں کہ دو طلاقیں دیں یا ایک، کوئی گواہ بھی موجود نہیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں ایک طلاق ہی شمار ہوگی۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا کہ ''میں نے تمہیں چھوڑ دیا۔'' کیا یہ طلاق کے صریح الفاظ ہیں یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس میں شوہر کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ جیسے ہی شوہر بیوی سے یہ الفاظ کہے گا، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال): ایک شخص کی دو بیویاں ہیں، اس نے کہا کہ ''میری بیوی کو طلاق ہے۔''

کسی بیوی کو نہ مخاطب کیا اور نہ کسی کا نام لیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں ایک بیوی کو طلاق ہو جائے گی، مگر بیوی کا تعین شوہر کا حق ہے، جس کو متعین کر دے گا، اسے طلاق ہو جائے گی۔

(سوال): ایک شخص نے طلاق دی، مگر بیوی کی طرف نسبت نہیں کی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس صورت میں بھی بیوی پر طلاق واقع ہو گئی۔

(سوال): عورت کو طلاق نامہ موصول ہوا، شوہر نے اس طلاق نامہ کا انکار کیا، نہ اثبات کیا، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اگر شوہر طلاق نامہ کا انکار نہیں کرتا، تو یہ اس کی رضامندی ہی سمجھی جائے اور بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال): بیوی طلاق کا دعویٰ کرے اور گواہ بھی پیش کرے، مگر شوہر انکار کرے، تو کس کی بات کا اعتبار ہوگا؟

(جواب): جب بیوی کے پاس گواہ موجود ہیں، تو اسی کی بات کا اعتبار ہوگا، شوہر کا انکار معتبر نہ ہوگا، لہٰذا طلاق شمار ہوگی، البتہ اگر طلاق رجعی ہے، تو عدت کے اندر اندر رجوع کا حق شوہر کو حاصل ہوگا۔

(سوال): ایک شخص کو شک ہوا کہ میری بیوی نکاح سے پہلے ہی حاملہ تھی، تو اس نے طلاق دے دی، بعد میں معلوم ہوا کہ حمل نکاح کے بعد کا ہی تھا، تو کیا اس غلط فہمی کی وجہ سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): بہر صورت طلاق ہو چکی ہے۔

(سوال): ایک شخص نے بیوی سے کہا ''جا، میں نے تجھے طلاق دی۔'' اس سے کتنی

طلاقیں واقع ہوئیں؟

جواب: ایک طلاق واقع ہوئی۔

سوال: ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی، مگر اس کے دشمنوں میں سے تین شخصوں نے گواہی دی کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دی ہے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب شوہر طلاق کا انکار کرتا ہے، تو دشمنوں کی گواہی کا اعتبار نہ ہوگا۔

سوال: شوہر نے بیوی سے ''ابھی طلاق دیتا ہوں۔'' کہا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: شوہر نے کسی کے کہنے سے بیوی کو طلاق دے دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب شوہر نے صریح طلاق دے دی، خواہ کسی کے کہنے پر دی، تو وہ واقع ہو چکی ہے، چاہے شوہر کا اپنا ارادہ طلاق دینے کا ہو یا نہ ہو۔

سوال: بے نمازی کی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: بے نمازی فاسق وفاجر ہے، اس کی عدالت ساقط ہے، شرعاً اسے گواہی کا حق حاصل نہیں، لہٰذا بے نمازی کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی۔

سوال: ''طلاق دے دوں گا۔'' کہنے سے طلاق ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: یہ مستقبل کا الفاظ ہیں، اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: بیوی کہتی ہے کہ شوہر نے اسے طلاق بائن دے دی ہے، جبکہ شوہر انکار کرتا ہے، بیوی کے پاس کوئی گواہ بھی نہیں ہے؟

جواب: جب بیوی کے پاس گواہ نہیں ہے، تو شوہر کی بات کا اعتبار ہوگا، باقی اس کا سچ جھوٹ اس کے سر پر ہے، جھوٹ کی صورت میں بیوی گناہ گار نہ ہوگی۔

(سوال): دومرتبہ کہا کہ ''طلاق دے دیں گے۔'' اور ایک مرتبہ کہا ''طلاق دی۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ایک طلاق واقع ہو گئی۔

(سوال): اگر شوہر بیوی کا نان ونفقہ بند کر دے، تو کیا طلاق واقع ہو جائے گی؟

(جواب): بیوی کو نان ونفقہ مہیا کرنا شوہر کے ذمہ ہے، مگر اس کی عدم ادائیگی سے طلاق واقع نہیں ہوتی اور نکاح میں بھی حرج واقع نہیں ہوتا، البتہ شوہر گناہ گار ہوگا۔

(سوال): شوہر نے بیوی سے کہا کہ ''میری طرف سے طلاق ہے، چلی جا۔'' کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(جواب): ایک طلاق واقع ہوئی ہے۔

(سوال): ایک پیر نے مرید کی داڑھی پکڑ کر کہا کہ تیری بیوی زانیہ ہے، اسے طلاق دے دے، تو مرید نے پیر کے خوف سے اپنی بیوی کو طلاق دے دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق واقع ہو چکی ہے، یہ ایسا جبر نہیں کہ جس میں طلاق واقع نہ ہو، جبری طلاق وہ ہے، جس میں جان جانے کا خطرہ ہو۔

(سوال): ''چلی جا'' کہنے سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں ہیں، شوہر کی نیت پر موقوف ہے۔ اگر وہ اس سے طلاق مراد لے، تو طلاق ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''جون کی بیٹی جب (نکاح کے بعد) رسول اللہ ﷺ کی خلوت گاہ میں آئی اور آپ اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آپ نے بڑی عظیم الشان ذات کی پناہ طلب کی ہے، آپ اپنے گھر والوں کے پاس چلی جائیں۔''

(صحيح البخاري : 5254)

(سوال): کیا طلاق دینے سے پہلے مفتی سے مشورہ کرنا چاہیے؟

(جواب): تمام شرعی مسائل میں اہل علم کی طرف رجوع کرنا دینی فریضہ ہے، طلاق دینے سے پہلے بھی علما سے دریافت کرنا چاہیے، تاکہ اس میں بھی سنت طریقہ کو اختیار کیا جا سکے۔

(سوال): کیا حائضہ کو دی گئی طلاق شمار ہوتی ہے؟

(جواب): حائضہ کو طلاق دی جائے، تو وہ نافذ ہو جاتی ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں نے حیض میں طلاق دی۔ (میرے والد گرامی) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر پوچھا، تو فرمایا: انہیں رجوع کا حکم دیں، پھر طلاق دینا چاہیں، تو طہر میں دیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا اس طلاق کو شمار کیا جائے گا۔ فرمایا: جی ہاں۔''

(سنن الدارقطني : 5/4، السنن الكبرٰى للبيهقي : 326/7، وسندهٗ حسنٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

''میں نے حیض میں طلاق دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے بیان کیا، تو آپ ﷺ نے اسے ایک طلاق شمار کیا۔''

(مسند الطيالسي : 68، مسند عمر بن الخطّاب لابن النجّاد : 1، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں؛

حُسِبَتْ عَلَيَّ بِتَطْلِيقَةٍ .

''یہ ایک طلاق شمار ہوئی۔''(صحيح البخاري : 5253)

❁ نیز فرماتے ہیں:

فَرَاجَعْتُهَا، وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا .

''میں نے رجوع کرلیا اور اسے طلاق شمار کیا۔''

(صحيح مسلم :1471)

(سوال): سالی کا نام لے کر طلاق دی، کیا بیوی کو طلاق ہوگی؟

(جواب): جب سالی عقد میں ہی نہیں ہے، تو نہ اسے طلاق ہوگی اور نہ اس کی بہن جو اس کے عقد میں ہے، کو طلاق ہوگی، بلکہ یہ طلاق لغو ہے۔

(سوال): مالی لالچ میں طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): طلاق ہو جاتی ہے۔

(سوال): احتلام والے چودہ سالہ لڑکے کی طلاق کا کیا حکم ہے؟

(جواب): احتلام بلوغت کی نشانی ہے، یہ چولہ سالہ لڑکا شرعاً بالغ شمار ہوگا، لہٰذا اس کی طلاق نافذ ہوگی۔

(سوال): ایک شخص نے حالت نشہ میں اپنی بیوی سے کہا کہ ''طلاق کا طریقہ بتاؤ، طلاق دیتے ہیں۔''، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ''طلاق دیتے ہیں۔''، مستقبل کا وعدہ ہے، نیز حالت نشہ میں اگر مدہوشی چھا جائے، تو صریح الفاظ سے بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔

(سوال): ایک شخص نے کہا کہ ''میری طرف سے سب گھر والوں کو طلاق''، تو کسی نے کہا کہ اس سے تیری بیوی کو بھی طلاق واقع ہو جائے گی، تو اس نے کہا کہ ''ہونے دو''، کیا

طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: اس سے طلاق واقع ہوچکی ہے۔

سوال: بیوی نے شوہر سے کہا کہ اگر تم نے فلاں کام کیا، تو ہماری طلاق، شوہر نے شرط قبول کرلی، پھر بعد میں اس نے وہ کام کردیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب شوہر نے مشروط طلاق کو قبول کرلیا، تو اس شرط کے پائے جانے سے طلاق واقع ہوجائے گی، لہٰذا مذکورہ صورت میں طلاق واقع ہوگئی۔

سوال: شوہر نے بیوی کو طلاق کے مسائل سمجھاتے ہوئے بطور مثال کہا کہ ''تجھے طلاق ہے۔'' تو کیا طلاق ہوئی؟

جواب: اس طرح طلاق واقع نہیں ہوتی۔

سوال: ایک شخص نے نکاح کیا، پھر اپنی بیوی کے متعلق کہا کہ اس کا نکاح میرے چھوٹے بھائی سے کردو، تو چھوٹے بھائی سے نکاح کی تاریخ طے ہوگئی، تو کیا طلاق ہوئی؟

جواب: جب تک شوہر طلاق نہیں دیتا، طلاق نہ ہوگی، خواہ دوسری جگہ نکاح کی تاریخ طے ہوجائے، عورت بدستور منکوحہ شمار ہوگی۔

سوال: کس غصہ میں طلاق ہوتی ہے اور کس میں نہیں؟

جواب: غصہ کی تین حالتیں ہیں؛

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلْغَضَبُ عَلٰی ثَلَاثَةِ أَقْسَامٍ؛ أَحَدُهَا؛ مَا يُزِيلُ الْعَقْلَ، فَلَا يَشْعُرُ صَاحِبُهٗ بِمَا قَالَ، وَهٰذَا لَا يَقَعُ طَلَاقُهٗ بِلَا نِزَاعٍ، وَالثَّانِي؛ مَا يَكُونُ فِي مَبَادِيهِ بِحَيْثُ لَا يَمْنَعُ صَاحِبَهٗ مِنْ

تَصَوُّرِ مَا يَقُولُ وَقَصْدِهٖ، فَهٰذَا يَقَعُ طَلَاقُهٗ، وَالثَّالِث؛ أَنْ يَّسْتَحْكِمَ وَيَشْتَدَّ بِهٖ، فَلَا يُزِيلُ عَقْلَهٗ بِالْكُلِّيَّةِ، وَلٰكِنْ يَحُولُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ نِيَّتِهٖ بِحَيْثُ يَنْدَمُ عَلٰى مَا فَرَطَ مِنْهُ إِذَا زَالَ، فَهٰذَا مَحَلُّ نَظَرٍ، وَعَدَمُ الْوُقُوعِ فِي هٰذِهِ الْحَالَةِ قَوِيٌّ مُتَّجِهٌ.

''غصہ تین طرح کا ہے؛ ① جو عقل کو زائل کر دے کہ آدمی کو شعور ہی نہ رہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، ایسے غصے میں دی ہوئی طلاق بلا اختلاف واقع نہیں ہوتی۔ ② جو غصہ ابتدائی مراحل میں ہو کہ جو آدمی کو سوچ بچار اور ارادہ و نیت سے مانع نہ ہو، اس غصہ میں دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ ③ غصہ سخت ہو، کلی طور پر عقل کو زائل نہ کرے، مگر نیت و ارادے پر اس قدر اثر انداز ہو کہ بعد وہ آدمی کو اپنے کیے پر ندامت ہو، اس غصہ میں دی گئی طلاق کے متعلق اختلاف ہے، البتہ قوی اور درست بات یہی ہے کہ اس غصہ میں بھی طلاق واقع نہیں ہوتی۔''

(زاد المَعاد: 5/195-196)

سوال: نکاح کے وقت کچھ شرائط طے پائی تھیں، مگر نکاح کے بعد شوہر نے ان شرائط کو پورا نہیں کیا، کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

جواب: نکاح کے وقت جو جائز شرائط طے پائیں، ان کو پورا کرنا چاہیے، ان شرائط کو پورا نہ کرنے کی صورت میں طلاق نہیں ہوتی، البتہ اگر نکاح کے وقت یہ طے پایا تھا کہ شوہر ان تمام یا بعض شرائط کو پورا نہیں کرے گا، تو بیوی کو طلاق ہو جائے گی اور شوہر نے ان شرائط کو قبول بھی کیا تھا، تو نکاح کے بعد اگر شوہر ان شرائط کی ادائیگی نہیں کرتا، تو طلاق ہو جائے گی، واللہ اعلم!

(سوال): اگر شوہر مجنون ہو جائے، تو بیوی کیا کرے؟

(جواب): مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، وہ شرعی احکام کا مکلّف نہیں رہتا۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے؛ ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔''

(مسند علي بن الجعد : 741، وسندهٗ صحيحٌ)

شوہر مجنون ہو جائے اور بیوی اس سے جدا ہونا چاہتی ہو، تو وہ شوہر کے تندرست ہونے کا انتظار کرے یا خلع کے ذریعے نکاح فسخ کروالے۔

(سوال): نکاح حلالہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(جواب): حلالہ لعنتی عمل ہے۔

❀ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے اور جس کے لیے کیا گیا، دونوں مردوں پر لعنت فرمائی ہے۔

(مسند الإمام أحمد : 323/2، وسندهٗ حسنٌ)

نکاح حلالہ منعقد نہیں ہوتا، اس سے عورت پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہوتی، یہ زنا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حلالہ کے بارے پوچھا گیا، فرمایا:

''دونوں زانی ہیں، خواہ دس سال اکٹھے رہ چکے ہوں یا بیس سال۔''

(المَطالب العالية لابن حَجَر : 1693، وسندہٗ صحیحٌ)

❁ علامۃ الہند نواب صدیق الحسن خان رحمہ اللہ (۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں:

”میں کہتا ہوں کہ حلالہ کرنے والے پر لعنت کی احادیث صحابہ کی ایک جماعت سے مروی ہیں، جن میں سے بعض کی سند صحیح اور بعض کی حسن ہے۔ لعنت ہمیشہ اسی کام پر کی جاتی ہے کہ جو شریعت کی نظر میں ناجائز ہو، بلکہ جو بہت بڑا گناہ ہو۔ لہٰذا حلالہ کرنا ناجائز فعل ہے، کیونکہ اگر حلالہ جائز ہوتا، تو حلالہ کرنے والے اور اس پر راضی ہونے والے پر لعنت نہ کی جاتی۔ جب فاعل (حلالہ کرنے والا) ہی اپنے فعل کی حرمت پر دلالت کناں ہے، تو اس فعل کی حرمت پر کسی اور لفظ کی ضرورت نہ رہی۔ اور جب یہ فعل ہی حرام اور ناجائز ہوا، تو یہ وہ نکاح نہ ہوا کہ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے: ﴿حَتّٰی تَنْکِحَ زَوْجًا غَیْرَہٗ﴾ (حتی کہ وہ کسی اور سے ازدواج کر لے۔) مثلاً جیسے کوئی کہے کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کی بیع کرنے والے پر لعنت کی ہے، لیکن ”بائع“ (بیع کرنے والے) کے لفظ سے یہ لازم نہیں آتا کہ شراب کی بیع جائز ہے اور اللہ تعالیٰ کی اجازت دہندہ بیوع میں داخل ہے: ﴿وَأَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ﴾ (اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا ہے۔) بات بالکل واضح ہے۔ (رد کی ضرورت نہیں)۔“

(الرّوضة النّدِيّة : 2/17-18)

سوال: جس عورت کو تین طلاقیں واقع ہو چکی ہیں، کیا وہ کسی طرح دوبارہ پہلے شوہر کے عقد میں آ سکتی ہے؟

جواب: وہ پہلے شوہر پر حرام ہو چکی ہے، الا یہ کہ عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح

کرے اور وہ مرد اپنی مرضی سے طلاق دے یا وفات پا جائے، تو عدت کے بعد عورت دوبارہ پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

❁ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يَتَرَاجَعَا إِنْ ظَنَّا أَنْ يُقِيمَا حُدُودَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُودُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَعْلَمُونَ﴾(البقرة: ۲۳۰)

''اگر اس کو (تیسری بار) طلاق دے دے، تو اب وہ اس کے لیے حلال نہیں، تا آنکہ وہ عورت اس کے علاوہ دوسرے مرد سے نکاح کر لے، پھر اگر وہ بھی طلاق دے دے، تو ان دونوں (عورت اور سابقہ شوہر) کو دوبارہ (نکاح جدید کے ساتھ) میل جول کرنے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ انہیں یقین ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کو قائم رکھیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، جنہیں کو جاننے والوں کے لیے واضح کر رہا ہے۔''

یاد رہے کہ عورت کے نکاح کا مقصد پہلے شوہر کے پاس جانے کے لیے حیلہ کرنا نہیں ہونا چاہیے، البتہ وہ بسنے کی نیت سے نکاح کرے۔

سوال: تین طلاق والی نے دوسری جگہ نکاح کیا، تو شوہر نے خلوت سے پہلے طلاق دے دی، کیا اب عورت پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے؟

جواب: جب تک دوسرا شوہر خلوت صحیحہ اختیار نہیں کر لیتا، عورت پہلے شوہر کے نکاح میں نہیں آ سکتی۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

''سیدنا رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہنے لگی: رفاعہ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسی طلاق دی ہے کہ میں اس سے علیحدہ ہوگئی ہوں اور میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے شادی کر لی ہے، مگر اس کا عضو کپڑے کی جھالر کی طرح ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر فرمانے لگے: آپ رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہیں؟ اس وقت تک نہیں جا سکتی، جب تک کہ وہ آپ کا اور آپ ان کا مزہ نہ چکھ لیں۔''

(صحيح البخاري : 2639، صحيح مسلم : 1433)

سوال: نکاح حلالہ کیا، بعد میں حلالہ کرنے والے نے لڑکی کو طلاق دینے سے انکار کر دیا، لڑکی بھی راضی ہے، تو کیا ان کا نکاح صحیح ہوگا یا نہیں؟

جواب: جب نکاح حلالہ منعقد ہی نہیں ہوتا، تو طلاق دینے یا نہ دینے کا کیا مطلب؟ اگر عورت اور مرد راضی ہیں، تو وہ دوبارہ نکاح کر لیں، ورنہ زندگی بھر زانی بنے رہیں گے۔

❁ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ حلالہ کو غیر شرعی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

إِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْمَرْأَةَ لِيُحَلِّلَهَا، ثُمَّ بَدَا لَهٗ أَنْ يُّمْسِكَهَا، فَلَا يَحِلُّ لَهٗ أَنْ يُّمْسِكَهَا، حَتّٰى يَتَزَوَّجَهَا بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ .

''اگر کوئی مرد کسی عورت سے حلالہ کی نیت سے نکاح کرے، پھر اسے (مستقل طور پر) اپنے پاس رکھنے کا ارادہ کر لے، تو اس کے لیے نیا نکاح کیے بغیر اس عورت کو اپنے پاس رکھنا حرام ہے۔''

(جامع التّرمذي، تحت الحديث : 1120)

سوال: دو طلاق کے بعد شوہر نے رجوع کر لیا، بعد میں بیوی نے پھر طلاق کا

مطالبہ کیا، تو شوہر نے کہا ''جا، وہ بھی دے دی۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): اس عورت کو تیسری طلاق بھی واقع ہو چکی ہے، اب شوہر کے پاس رجوع کا کوئی حق باقی نہیں رہا، لہٰذا یہ عورت شوہر پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو چکی ہے، البتہ اگر عورت کسی دوسرے مرد سے نکاح کر لے اور وہ اپنی مرضی سے طلاق دے یا وفات پا جائے، تو عدت کے بعد پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

(سوال): ایک شخص نے بیوی کو طلاق دی، بعد میں اس شخص نے اللہ تعالیٰ کے متعلق کہا کہ ''(نعوذ باللہ!) خدا مر گیا۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): بیوی کو طلاق ہو چکی ہے، اب چونکہ شوہر نے کلمہ کفر ادا کر دیا ہے، تو وہ مرتد ہو گیا ہے اور نکاح فسخ ہو چکا ہے، اب بیوی پر طلاق کی عدت نہیں۔

(سوال): ایک شخص نے غیر عورت کو مخاطب کر کے کہا کہ میں نے طلاق دی، تو کیا اس شخص کی بیوی کو طلاق ہو جائے گی یا نہیں؟

(جواب): اس سے بیوی کو طلاق نہ ہوگی، یہ طلاق لغو ہے، کیونکہ جس عورت کو مخاطب کر کے اس نے طلاق دی ہے، وہ اس کی منکوحہ ہی نہیں ہے، لہٰذا اگر کبھی اس عورت سے نکاح ہو جائے، تو بھی اس پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ .

''جس کا انسان مالک نہیں، اسے طلاق نہیں دے سکتا اور جس کا انسان مالک نہیں، اسے آزاد نہیں کر سکتا۔''

(مسند الإمام أحمد : 2/189، 207، سنن أبي داوٗد : 2190، سنن التّرمذي : 1181،

سنن ابن ماجه : 2047، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح''، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۷۴۳) نے ''صحیح'' حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۲/ ۲۰۴، ۲۰۵) اور ابن ملقن رحمہ اللہ (تحفۃ المحتاج، ح:۱۱۸۴) نے ''صحیح'' کہا ہے۔اس کی اور بھی سندیں ہیں۔

سوال: ایک شخص نے سالی کی نیت کر کے بیوی کی چچی سے کہا کہ تیری بھتیجی کو طلاق دیتا ہوں، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جب طلاق کے صریح الفاظ بول دیے، تو اس میں نیت کا اعتبار نہ ہوگا، بلکہ بیوی کو طلاق واقع ہو جائے گی، کیونکہ ''بھتیجی'' کا اطلاق بیوی پر بھی ہوتا ہے اور سالی پر بھی۔

سوال: اگر کسی سے جبری تین طلاق کہلوا لیا جائے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: جبری طلاق واقع نہیں ہوتی، خواہ ایک دی جائے یا تین۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِمُكْرِهٍ، وَلَا لِمُضْطَهِدٍ طَلَاقٌ .

''مجبور و مقہور کی کوئی طلاق نہیں۔''

(سنن سعید بن منصور : 1143، وسندهٗ حسنٌ)

❁ ثابت بن عیاض احنف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''میں نے عبدالرحمٰن بن زید بن الخطاب کی ام ولد لونڈی سے نکاح کیا۔ میں اس کے پاس آیا اور اس پر داخل ہوا، تو کوڑے لٹکے ہوئے تھے۔ لوہے کی دو بیڑیاں تھیں اور دو غلام بٹھائے ہوئے تھے۔ اس نے مجھے کہا: اپنی بیوی کو طلاق دے دے، ورنہ اللہ کی قسم تجھے ایسا ایسا کر دوں گا۔ میں نے کہا: اسے ایک ہزار

طلاق۔ میں اس کے پاس سے نکلا، تو مکہ کے راستے میں سیدنا عبداللہ بن
عمر رضی اللہ عنہما سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کو اپنا سارا واقعہ سنایا، تو وہ غصے ہو گئے
اور فرمایا: یہ کوئی طلاق نہیں۔ وہ عورت آپ پر حرام نہیں ہوئی۔ آپ اپنی بیوی
کی طرف لوٹ جائیے۔ مجھے اطمینان نہ ہوا یہاں تک کہ میں سیدنا عبداللہ بن
زبیر رضی اللہ عنہما کے پاس آ گیا اور ان سے اپنا واقعہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی
بات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بھی فرمایا کہ آپ کی بیوی آپ پر حرام نہیں ہوئی،
آپ اپنی بیوی کی طرف لوٹ جائیے۔"

(الموطا للإمام مالك : ٣٧٦، ح : ١٢٤٥، وسندهٗ صحيحٌ)

سوال: ایک شخص نے فال دیکھ کر بتایا کہ اپنی بیوی کو طلاق دے دو، تو میں نے اسی سے طلاق لکھوا کر بیوی کو بھیج دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: فال نکلوانا اور قسمت کا حال معلوم کروانا حرام اور ناجائز ہے، مگر جب شوہر نے طلاق نامہ لکھوا کر بھیج دیا، تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر بیوی کو طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

جواب: طلاق ہو گئی۔

سوال: ایک شخص نے بیوی کو ایک طلاق دی، تو لوگوں کے پوچھنے پر بار بار وہی الفاظ دہراتا رہا، جو طلاق کے وقت اس نے بیوی کو بولے تھے، تو کیا حکم ہے؟

جواب: ایک ہی طلاق واقع ہوئی۔

سوال: ایک شخص نے ہنسی میں کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ دیا، تو کیا حکم ہے؟

جواب: یہ طلاق کے صریح الفاظ ہیں، طلاق ہو گئی ہے۔

(سوال): اگر کوئی کہے کہ ''میں جتنی شادیاں کروں گا، ان کو طلاق ہے۔'' پھر اس نے دو عورتوں سے نکاح کیا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): نکاح سے پہلے دی گئی طلاق لغو ہے، کیونکہ اس وقت کوئی عورت اس کے نکاح میں نہیں۔ یہ معلق طلاق نہیں ہے۔

(سوال): مجنون نے ایک ہی وقت میں تین طلاق دے دیں، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): حالت جنون میں طلاق واقع نہیں ہوتا، کیونکہ مجنون کا کوئی عمل شرعاً معتبر نہیں۔ وہ مرفوع القلم ہے۔

❀ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

إِنَّ الْقَلَمَ قَدْ وُضِعَ عَنْ ثَلاثَةٍ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتّٰى يَفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَعْقِلَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

''تین طرح کے لوگوں سے قلم اٹھا لیا گیا ہے؛ ① مجنون سے، جب تک کہ وہ تندرست نہ ہو جائے، ② بچے سے، جب تک کہ وہ سن شعور کو نہ پہنچ جائے اور ③ سوئے ہوئے سے، جب تک کہ وہ جاگ نہ جائے۔''

(مسند علي بن الجعد :741، وسندهٗ صحيحٌ)

(سوال): غصہ کی حالت میں بیوی کو ماں بہن کہہ دیا، تو کیا طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): طلاق نہیں ہوئی۔

(سوال): غیر مدخولہ کو ایک طلاق دی، تو کیا حکم ہے؟

(جواب): غیر مدخولہ کی ایک ہی طلاق ہے، اس کے بعد وہ شوہر کے عقد سے نکل جاتی ہے، اس پر کوئی عدت نہیں۔

(سوال): غیر مدخولہ کو طلاق دی، کیا اس سے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے؟

(جواب): غیر مدخولہ کی ایک ہی طلاق ہے، اس پر کوئی عدت نہیں، اگر دونوں دوبارہ نکاح کرنا چاہیں، تو کر سکتے ہیں۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیوی کے بارے میں کہا کہ ''اس کی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں۔'' کیا اس سے طلاق ہوئی؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق دینے کی تھی، تو واقع ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

(سوال): ایک شخص نے بیوی کے متعلق کہا کہ ''مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں۔'' کیا اس سے طلاق ہو جائے گی؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(سوال): ''جہاں تیرا دل کرتا ہے، چلی جا، مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(سوال): ''گھر سے نکل، تو میرے کام کی نہیں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ الفاظ صریح نہیں، شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(سوال): ''میرا تجھ سے نباہ مشکل ہے۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(سوال): ''تم میری زوجیت سے باہر ہوگی۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): شوہر کی نیت، قرائن اور سیاق کا اعتبار ہوگا۔

(سوال): بیوی سے کہا کہ تم میری بہن کے برابر ہو، کیا طلاق ہوئی ؟

(جواب): یہ لغو کلمہ ہے، اس سے طلاق نہیں ہوئی۔

(سوال): ''تم میرے لائق نہیں ہو۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): شوہر کی نیت پر منحصر ہے۔

(سوال): ایک شخص نے اپنی بیوی کو خط لکھا اور کہا کہ ''میں نے تجھے اپنی زوجیت سے الگ کر دیا۔'' کیا طلاق ہوئی ؟

(جواب): قرائن سے فیصلہ ہوگا۔

(سوال): بیوی کے بارے میں ''میں اس کو نہیں رکھتا، وہ میرے لائق نہیں۔'' کے الفاظ کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): نیت پر موقوف ہے۔

(سوال): ''تم میری عورت نہیں ہو۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): شوہر کی نیت پر منحصر ہے۔

(سوال): ''مہر دلا دینا اور طلاق تحریری لے لینا۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): طلاق نہیں ہوئی، یہ آئندہ کا ارادہ ہے۔

(سوال): شوہر نے سسر سے کہا کہ ''جہاں چاہو، اپنی لڑکی کا نکاح کر دو۔'' کیا اس سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): شوہر کی نیت پر موقوف ہے۔

(سوال): ایک شخص نے بیوی سے کہا کہ ''میں نے تجھے آزاد کر دیا۔'' تو کیا حکم ہے؟

(جواب): ''میں نے تجھے آزاد کر دیا۔'' طلاق کے صریح الفاظ ہیں، اس سے طلاق

واقع ہوجائے گی،شوہر کی نیت کا اعتبار نہ ہوگا۔

(سوال): ''میں اس کا شوہر نہیں ہوں۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں، لہٰذا شوہر سے پوچھا جائے گا کہ اس کی ان الفاظ سے کیا مراد لی تھی۔

(سوال): تحریری ایک طلاق دی، بعد میں رجوع کرنا چاہتا ہے،تو کیا حکم ہے؟

(جواب): رجوع کرسکتا ہے۔

(سوال): ''میری طرف سے جواب ہے۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں،شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا۔

(سوال): ''چلی جاؤ،کبھی میرے پاس نہ آنا۔'' کہنے سے طلاق ہوئی یانہیں؟

(جواب): یہ طلاق کے غیر صریح الفاظ ہیں،لہٰذا شوہر کی نیت کو دیکھا جائے گا۔

(سوال): بیوی سے کہا کہ ''نکاح کرنا چاہتی ہے،تو کرلو۔'' کیا طلاق ہوئی؟

(جواب): یہ طلاق کے صریح الفاظ نہیں،شوہر کی نیت پر موقوف ہے۔

(سوال): ''میرے زیور دے دو، میں تجھے آزاد کردوں گا۔'' سے طلاق ہوئی یانہیں؟

(جواب): یہ معلق طلاق نہیں ہے، بلکہ ''آزاد کردوں گا۔''مستقبل کے الفاظ ہیں،ان الفاظ سے طلاق نہیں ہوگی،خواہ عورت زیور دے بھی دے۔

(سوال): ایک شخص نے اپنے سسر سے کہا کہ ''میری بیوی کو میرے گھر بھیج دو، ورنہ میں طلاق دے دوں گا۔'' کیا اس سے طلاق واقع ہوئی؟

(جواب): اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ یہ محض دھمکی ہے،طلاق نہیں۔

❀❀❀❀❀❀❀